



کف ثوب

یعنی

کپڑے موڑ کر شمار پڑھنے کا حکم

احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

مصنف

نبیرہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی

دامت برکاتہم العالیہ
مدرس دارالعلوم امجدیہ

مولانا مصطفیٰ اعظمی

اعظمی پبلشرز

ناشر

دارالعلوم صادق الاسلام

10/483 لیاقت آباد کراچی فون 021-4923804

تقریظ جلیل

ممتاز الفقہاء فاتح افریقہ حضور محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع منوانڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی سدا کا رسالہ جو کپڑوں کے کف و لف اور تشمیر ازار سے ایک فتویٰ شرعی سے
اس کا مطالعہ کیا اسے درست اور جامع پایا۔ نماز میں ایسی وضع جو شرعاً یا عرفاً خلاف ادب ہو یا جس سے لا ابالی پن ظاہر ہوتا ہو
وہ نماز میں مکروہ ہے اسی بنا پر صحابہ کرام علیہم الرضوان اس وضع سے لوگوں کو منع فرماتے تھے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کف ٹوب اور کف شعر سے منع فرمایا اور حکم منع کو امر الہی بتایا۔ یہیں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قمیص کو پتلون میں گھر سلینا بھی
کراہت سے خالی نہیں کیوں کہ اس میں بھی دامن کو لٹکنے سے روکنا ہے جو تشمیر ہے یہ ربّ قدیر عامۃ المسلمین کو آداب بارگاہ کی
رعایت کے ساتھ ادائے صلوٰۃ کی توفیق بخشے اور مفتی عطاء المصطفیٰ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

فقیر ضیاء المصطفیٰ اعظمی غفرلہ

۷ / ۱ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بسا اوقات شلواری لمبی ہو جاتی ہے تو بعض افراد کہتے ہیں اوپر سے گھرس لی جائے یا نیچے سے پانچوں کو موڑ دیا جائے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ لہذا اس مسئلہ کا صحیح حل احادیث و فقہ کی روشنی میں بالتفصیل مع حوالہ جات کتب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور عوام کی مشکل کو دور فرمائیں۔

سائل..... محمد احترام الدین

سی، پی، برار سوسائٹی کراچی

باسمہ تعالیٰ

الجواب بعون الملک الوہاب..... مذکورہ بالا سوال کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک کپڑے کا ٹخنے کے نیچے تک لگانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں اسبال کہتے ہیں اور (۲) دوسری صورت کپڑے کا چڑھانا، نیپے کی طرف سے گھرنایا پانچے کی طرف موڑنا وغیرہ اسی طرح آستین بھی آدمی کلائی سے زیادہ چڑھانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں کف ثوب کہتے ہیں حدیث اور فقہ کی رو سے یہ دونوں مکروہ تحریمی ہیں پہلی تکبر کے طور پر ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور دوسری مطلقاً مکروہ تحریمی ہے جسے دُرست کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ حوالے سے پہلے چند تمہیدی کلمات ذہن نشین کر لیں۔ جب آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں گویا بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہو رہے ہیں کہ جس بارگاہ سے بڑھ کر کوئی اور بارگاہ نہیں۔ اس لئے اس بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ آنا چاہئے یوں نہیں کہ معلوم ہو کوئی گنوار آ رہا ہے۔ وہ ادب یہی ہے کہ لباس مناسب طریقہ سے پہنا ہوا ہے۔ اس کو ایک موٹی مثال سے یوں سمجھیں کہ آپ کسی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو ہر طرح سے درست اور ٹھیک ٹھاک کرتے ہیں اپنے بدن کو ہر طریقے سے سجاتے ہیں۔ آستین چڑھی ہوتی ہے تو سیدھی کر لیتے ہیں اور پانچے وغیرہ درست کرتے ہیں اور اگر شلواری کا ایک پانچا اوپر کو جارہا ہو اور دوسرا نیچے کو تو اسے بھی ٹھیک کر لیتے ہیں۔ تو جب ایک دنیا کی بڑی بارگاہ کیلئے اس قدر اہتمام کرتے ہیں تو جو ساری بارگاہوں سے اونچی بارگاہ ہے اس بارگاہ میں جا رہے ہیں تو اس سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے نہ کہ اس کے برخلاف بلکہ اس وقت کمال عاجزی اور انکساری ہونی چاہئے کیوں کہ اللہ کے محبوب، سرکار کائنات، دونوں عالم کے مالک و مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں..... **أَعْبِدِ اللّٰهَ کَانَکَ تَرَاهُ** فان لم تکن تراهُ فانہ یراک تم اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو بے شک وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اور خود رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ** اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ غرض آپ کی جو یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک طرف کا پانچا اوپر ہوتا ہے اور دوسرا نیچے ہوتا ہے۔ کپڑوں میں شکن بھی ظاہر ہوتی ہے جسے آپ عام حالت میں بالکل پسند نہیں کرتے اور دوسری بات یہ کہ اتنی لمبی شلوار وغیرہ سلوانی ہی نہیں چاہئے کہ ٹخنے سے نیچے ہے کیوں کہ یہ صرف نماز کی حالت میں خرابی نہیں بلکہ عام حالت میں بھی اتنی ہی خرابی ہوتی ہے جتنی نماز کی حالت میں ہے۔ کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا وہ ہر حالت کو شامل ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

کپڑا ٹخنے سے نیچے کرنے کا وبال

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

۱..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْأَزَارِ فَفِي النَّارِ (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۰) کپڑے کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

۲..... عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَسْبِلُ وَالْمَتَّانُ وَالْمَنْفِقُ سَلْعَةُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ (البو داؤد، ج ۲ ص ۵۶۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے کلام نہ فرمائے گا اور نہ اسکی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے میں (ابو ذر) نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ بے شک وہ لوگ محروم و خاسر ہیں تین بار فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کون لوگ خائب و خاسر ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کپڑا ٹخنے کے نیچے لٹکانے والے اور احسان جتلانے والے اور اپنے سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والے یا بدکار فاسق۔

۳..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ جَزَّ أَزَارُهُ بَطْرًا (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنی ازار زمین پر گھسیٹے (اٹانچا کر لے کر زمین سے لگے یا ٹخنے سے نیچے ہو۔)

۴..... سمعت عبد اللہ بن عمر يقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جر ثوبه مخيلة لم ينظر الله يوم القيامة لمحارب انكر ازاره قال ما خص ازاراً ولا قميصاً (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۱) سیدنا شعبہ محارب سے اور وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکبر کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہ فرمائے گا تو میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا ازار کا ذکر فرمایا تو محارب نے کہا کہ نہ ازار کا ذکر فرمایا نہ قمیص کا۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ ہر کپڑا خواہ وہ جبہ ہو یا شلوار جو ٹخنے سے نیچے ہوگا اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

۵..... عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال بينما رجل يجر ازاره خسف به فهو يتجلل في الارض الى يوم القيامة (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اترتے ہوئے تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

۶..... عن ابن عمر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة قال ابو بكر الصديق يا رسول الله ان احد شقى ازارى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لست ممن يصنعه خيلاء (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۰) سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس فرمانِ عالیشان کو سنتے ہی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرا تہبند تو نیچے لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں (ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر لٹکاتے ہیں یعنی یہ وعید ان کیلئے ہے جو قصدِ تکبر کی نیت سے تہبند و شلوار وغیرہ نیچی رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اسباب (کپڑے ٹخنے سے نیچے لٹکانا) کی دو صورتیں ہیں..... (۱) بطور تکبر (۲) بغیر تکبر۔ بصورتِ اول جو کہ حرام ہے اس میں نمازِ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور دوسری صورت مکروہ تنزیہی بلکہ خلافِ اولیٰ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل ازارہ تکبر نہ تھا کیونکہ ان کے شکم مبارک کی وجہ سے ازار نیچے سرک جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لست ممن يصنعه** اے ابوبکر! تم تکبراً کپڑا نیچے کرنے والے نہیں ہو۔ یہ اسباب (کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا) تہبند، قمیص، شلوار اور عمامہ سب میں ہے حدیث میں ہے۔

۷..... عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاسیال فی الازار والقمیص والعمامة من جرّمنها شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامة (البوداؤد، ج ۲ ص ۵۶۶، نسائی، ابن ماجہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسباب تہبند قمیص اور عمامہ سب میں ہے جو شخص تہبند، شلوار، قمیص، عمامہ میں کچھ بھی تکبر کے طور پر ٹخنے سے نیچے کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۸..... عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من اسبیل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ جل ذکرہ فی حل ولا حرام (البوداؤد، ج ۱ ص ۳۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر کے طور پر تہبند کو لٹکائے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حل میں ہے اور نہ حرم میں۔

۹..... عن ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فتوضا فذهب فتوضا ثم جاء ثم قال اذهب فتوضا فذهب فتوضا ثم جاء فقال له رجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک امرتہ ان يتوضا قال انه کان یصلی وهو مسبل ازارہ وان اللہ جل ذکرہ لا یقبل صلاۃ رجل مسبل ازارہ (البوداؤد، ج ۱ ص ۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے وضو کا حکم دیا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے نماز ادا کرے۔ یعنی تہبند اتنا نیچے ہو کہ ٹخنے چھپ جائیں اور وضو کا حکم اس لئے دیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے اور وضو اس کا کفارہ اور گناہ کے اسباب کو زائل کرنے والا ہے۔ (لغات الشیخ محدث دہلوی) واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ نہیں فرمایا کہ اوپر یا نیچے موڑ لو۔ الغرض پائینچوں کا ٹخنے کے نیچے ہونا اگر تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ہے اور وہ حصہ بدن جہنم کی آگ سے نہ بچ سکے گا اور اس میں نماز مکروہ تحریمی بھی ہوگی اور اگر تکبر کی نیت سے نہیں تو مستحق عذاب و عتاب نہیں اور نماز بھی مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔

کپڑا موڑنے کا حکم

اب تک تو پہلی قسم یعنی اسہال کا حکم تھا اب دوسری قسم یعنی کفِ ثوب کا حکم ملاحظہ کریں اس کا لغوی معنی کپڑا موڑنا، جمع کرنا، ضم کرنا، ملانا کے ہیں **کَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَلْكَفَاةُ بِمَعْنَى الْكَفِّ** (یعنی، ج ۶ ص ۹۰) لیکن اصطلاح شرح میں کپڑے کا موڑنا اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا کے ہیں۔ یہ فعل (کپڑے کا موڑنا) کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے بغیر تکبیر کی نیت ہونے سے زیادہ فبیح و نقصان دہ ہے کہ پہلی صورت میں یعنی کپڑا بغیر تکبیر کی نیت کے ٹخنے سے نیچے رہنے میں مکروہ تنزیہی یا خلافِ اولیٰ ہوگی اور کفِ ثوب کی صورت میں خواہ نیفے یا پاپکچے کی طرف سے موڑے اور اسی طرح آدمی کلائی سے زیادہ آستین وغیرہ موڑنے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعدادہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفِ ثوب کے سلسلے میں مطلق ارشاد فرمایا کسی قسم کی وجہ ارشاد نہیں فرمائی بخلاف اسہال کے کہ وہاں مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ بھی ارشاد فرمائی کہ اگر **خِيْلًا** یعنی تکبیر کی نیت سے ہو تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدادہ اور وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

کپڑا نیچے سے موڑنا اور اوپر سے گھمسانا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں

اس سے قبل نو حدیثیں ذکر کی جا چکی ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمائیں۔ امام بخاری نے بخاری شریف میں خاص اسی مسئلہ کیلئے ایک باب باب لا یكف ثوبه فی الصلوة کے عنوان سے مقرر فرمایا، امام بخاری نے اس باب کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی۔

۱..... عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قال امرت ان اسجد علی سبعة اعظم لا اکف شعراً ولا ثوباً (بخاری ج ۱ ص ۱۱۳، مسلم، ج ۱ ص ۱۹۳، الترمذی، ج ۱ ص ۶۶) و قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں (منہ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پچے) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ موڑوں۔ اور سیدنا ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے تحت اپنے وقت کے عظیم المرتبت محدث شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:-

و عند ابی داؤد بسندٍ جید رای ابو رافع الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما یصلی و قد غرر ضغیرته فی قفاه فحلها و قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ذلک کفل الشیطان او قال مقعد الشیطان یعنی مغرر ضغیرته و فی المعرفة روینا فی الحدیث الثابت (عن ابن عباس انه رای عبد اللہ بن الحارث یصلی و راسه معقوص من ورائه فقام و رآه فجعل یحله و قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما مثل هذا کمثل الذی یصلی و هو مکتوف) فدل الحدیث علی کراهة الصلاة و هو معقوص الشعر ولو عقصه و هو فی الصلاة فسدت صلاته و العقص ان یجمع شعره علی وسط راسه و یشده بخیط او بصمغ لیتلبذ و اتفق الجمهور من العلماء ان النهی لكل من یصلی كذلك سواء تعمده للصلوة او کان كذلك قبلها لمعنی آخر (ابوداؤد، ج ۱ ص ۹۴)

ابوداؤد کے نزدیک کفِ ثوب کے مکروہ تحریمی ہونے میں بہت بہترین سند سے ایک روایت ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابورافع صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زلفوں کو اپنی گردن پر جوڑا بنائے ہوئے نماز ادا کر رہے ہیں تو ابورافع نے اسے کھول دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ جوڑا شیطان کی مقعد ہے اور معرفہ میں ہم نے صحیح حدیث بیان کی جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ اپنے بال کا جوڑا بنائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جوڑا کھولنے لگے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ شیطان کی مقعد (نشست گاہ) ہے پس یہ حدیث اس حالت میں نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کیا جائے تو نماز فاسد ہو جائیگی اور عقص کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کپڑے کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھ دیا جائے یا گوند سے چپکا دیا جائے۔ علمائے جمہور کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا ہر اس نمازی کیلئے ہے جو اس طرح نماز پڑھے خواہ وہ جان بوجھ کر نماز ہی کیلئے ایسا کرے یا پہلے ہی ایسا کئے ہوئے ہو۔ پس اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ کفِ ثوب اور کفِ شعر دونوں سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

اقوال فقہاء و صالحین کرام

انہیں احادیث کریمہ کی روشنی میں تمام فقہائے کرام نے کفِ ثوب، کفِ شعر اور اسہال مع تکبر (کپڑا بہ بیت تکبر ٹخنے سے نیچے لگانا) کو مکروہ تحریمی فرمایا ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

۱..... در مختار میں ہے **وكره كفہ ای رفعہ ولو لقراب كمشمر كم او ذیل** اور کفِ ثوب مکروہ ہے یعنی کپڑے کا اٹھانا اگرچہ مٹی سے بچانے کیلئے ہو جیسے آستین اور دامن موڑنا اور اسکے تحت علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں **ای كمالو دخل فی الصلوة وهو مشمر كمہ او ذیلہ و اشار بذلك الى ان الكراهة لا تختص بالكف وهو فی الصلوة (ج ۱ ص ۵۹۸)** یعنی اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا جب بھی مکروہ ہے اور اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالتِ نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دورانِ نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ ہے یعنی یہ موڑنا نماز کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بیرونِ نماز بھی مکروہ ہے اگرچہ بیرونِ نماز کی کراہت اتنی شدید نہیں۔

۲..... جوہرہ نیرہ میں ہے، **ولا يكف ثوبه وهو ان يرفعه من بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود قال عليه السلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم لا اكف ثوبا ولا اعقص شعرا (ج ۱ ص ۸۱)** اور اپنے کپڑے کو نہ موڑے اور کفِ ثوب یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے سے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں کپڑے اور بال کو نہ سمیٹوں۔

۳..... صغیری شرح منیۃ المصلیٰ میں ہے، **ويكره ان يلف ثوبه وهو في الصلوة بعمل قليل بان يرفعه من بين يديه او من خلفه عند السجود او يدخل فيها وهو مكوف كما اذا دخل وهو مشمر الكم والذيل او ان يرفعه كيلا يقترب (ص ۱۸۹)** نماز کی حالت میں تھوڑے عمل سے اپنا کپڑا الپیٹے اس طرح کہ اپنے سامنے یا پیچھے سے سجدہ کرتے وقت اٹھائے یا کپڑا الپیٹے ہوئے نماز شروع کرے مثلاً آستین موڑے ہوئے یا مٹی سے بچانے کیلئے کپڑا اٹھائے یہ سب مکروہ ہے۔

۴..... عالمگیری میں ہے، **یکره للمصلی ان یعبث بثوبه او لحیتہ او جسده و ان یکف ثوبه بان یرفع ثوبه من بین یدیه او من خلفه اذا اراد السجود کذا فی معراج الدراي (ج ۱ ص ۱۰۵)** نمازی کو اپنے کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا مکروہ ہے اور کپڑے کو سمیٹنا بھی مکروہ ہے اس طرح کہ سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اسی طرح معراج الدرايہ میں ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ کپڑا سمیٹنا خواہ نماز میں سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے کا کپڑا سمیٹنے یا نماز میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کا دامن یا آستین مڑی ہوئی تھی یا مٹی سے بچانے کی غرض سے اٹھائے سب مکروہ ہے اور فقہائے کرام مطلقاً مکروہ بول کر مکروہ تحریمی مراد لیتے ہیں۔

۵..... ہدایہ اور تبیین الحقائق میں ہے، **ولا یکف ثوبه لانه نوع تجبر (ہدایہ، ج ۱ ص ۱۰۱، تبیین، ج ۱ ص ۱۶۳)** اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے کیونکہ یہ غرور و تکبر کی ایک قسم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **قوموا لله فانتمین** اللہ کے حضور ادب اور عاجزی سے کھڑے ہو۔ ان احادیث مبارکہ اور فقہ کی عبارتوں سے تمام مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور جو نمازیں اس کیفیت کے ساتھ ادا کی گئیں سب کو دو بارہ ادا کریں اور نام نہاد مسلمانوں اور مفتیوں اور مولویوں کیلئے بھی عبرت کا عظیم مقام ہے اور خواہ مخواہ انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ تمام ائمہ مساجد سے درخواست ہے کہ اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے مقتدیوں کو بھی عمل کی تلقین فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اعتراضات

سوال ۱..... اگر آستین آدھی کلائی سے کم مڑی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور آدھی کلائی یا زائد مڑی ہو تو مکروہ تحریمی حالانکہ مطلقاً کفِ ثوب سے نماز مکروہ تحریمی ہونی چاہئے۔

جواب..... بظاہر تو مطلقاً آستین موڑنا کفِ ثوب ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی مگر علامہ ابن عابدین شامی نے یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ نصف کلائی سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور نصف سے زائد آستین مڑی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے علامہ شامی نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ عام طور پر وضو کرنے کے بعد بے توجہی و لاپرواہی کی وجہ سے آستین تھوڑی مڑی رہ جاتی ہے لہذا ابتلائے عام (عموم بلوی) کی وجہ سے کراہت میں تخفیف ہے۔

سوال ۲..... عقص کے معنی بالوں یا کپڑوں کو سمیٹ کر یا اکٹھا کر کے کسی چیز سے باندھنا جبکہ موڑنے اور گھرنے میں یہ بات نہیں ہوتی لہذا اس میں کف نہیں ہونا چاہئے۔

جواب..... ادنیٰ اسی عقل رکھنے والا آدمی بھی جانتا ہے کہ باندھنے کا مقصد کیا ہوتا ہے یہی ہوتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے کپڑوں یا بالوں کو لٹکنے سے روکا جائے تو یہاں بھی ازار بند کے ذریعے لٹکتے ہوئے کپڑے کو روکتے ہیں اور پانچ کف وغیرہ کی وجہ سے رک جاتے ہیں۔

سوال ۳..... بعض علماء و عوام اس بات کے قائل ہیں کہ یہ امر اگر نماز کی حالت (اندرون نماز) میں کیا جائے تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

جواب..... اس قسم کا قول کرنے والے سخت غلطی پر ہیں اور عوام الناس کو گمراہی میں مبتلا کرنا ہے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث کے تحت علامہ بدرالدین عینی عمدة القاری میں تحریر فرماتے ہیں، **فان الجمهور كرهوا ذلك للمصلی سواء فعله فی الصلوة او قبل ان يدخل فیها و عن الحسن البصری وجوب الاعادة فیہ (۶۷ ص ۹۱)** جمہور علماء نے کفِ ثوب و شعر کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے خواہ یہ عمل اسکا نماز کے اندر ہو یا نماز شروع کرنے سے پہلے۔ حضرت امام بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس طرح نماز ادا کرنے میں دوبارہ پڑھنا لازم و ضروری ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے کچھ بعد تحریر فرماتے ہیں، **فدل الحديث علی كراهية الصلوة وهو معقوص الشعر و لو عقصه و هو فی الصلوة فسدت صلاته والعقص ان يجمع شعره علی وسط راسه و يشده بخيط او بصمغ ليتلبد (۶۷ ص ۹۱)** پس یہ حدیث کپڑا یا بال موڑ کر نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کرے گا تو یہ عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ عقص کے معنی اپنے کپڑوں یا بالوں کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھنا یا گوند سے چپکانا کے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی فقہی عبارتیں اور حدیثیں پہلے بھی ذکر ہو چکی ہیں جو اس کے کفِ ثوب ہونے پر واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں۔ طوالت کی وجہ سے مزید ذکر کی حاجت نہیں۔

﴿تَمَّتْ بِالْخَيْرِ﴾ بِتَوْفِيقِ اللَّهِ تَعَالَى وَعَوْنِهِ

عطاء المصطفیٰ اعظمی

مدرس و خادم دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیری روڈ کراچی نمبر ۵